فضائل اہل بیت اطہار

اور

صحابہ و اہل بیت کی آپس میں محبت

مصنف

مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

طالب دعا

المدینہ لائبریری ٹیم

فضائلِ اہلبیت اطہار

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

اور صحابہ کرام علیہم الرضوان

اور اہلبیتِ اطہار علیہم الرضوان

آپس کی محبت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید سورۂ احزاب کی 33ویں آیت تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے وطفیل مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حق کو سن کر اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آج کی یہ محفل اہلبیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی یاد میں سجائی گئی ہے۔ نبی پاک ﷺ اپنے اہلبیت سے بے حد محبت فرماتے تھے حتیٰ کہ جو شخص اہلبیت سے محبت رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ اس شخص سے بھی محبت

فرماتے ہیں۔

اہلبیت اطہار کی اس سے بڑھ کر کیا شان ہوگی کہ عالمین کے پروردگار جل جلالہ نے اپنے پاک کلام میں ان کی پاکی کا اعلان فرمایا ہے۔

چنانچہ سورۂ احزاب میں ارشاد ہوتا ہے۔

☆ اِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (سورہ احزاب، آیت 33)

ترجمہ: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کردے۔

صحیح مسلم میں مروی ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، سرکار ﷺ کے اہلبیت کون ہیں؟ کیا آپ کی ازواج اہلبیت سے نہیں؟ انہوں نے فرمایا آپ کی ازواج بھی اہلبیت میں سے ہیں لیکن آپ کے اہلبیت وہ بھی ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام کردیا گیا۔ پوچھا گیا، وہ کون ہیں؟ فرمایا، وہ آلِ علی، آلِ عقیل، آلِ جعفر اور آلِ عباس ہیں۔

☆ مصنف عبدالرزاق: سنن الکبریٰ للبیہقی: طبرانی فی الکبیر: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن

میرے حسب ونسب کے سوا ہر سلسلۂ نسب منقطع ہوجائے گا۔ ہر بیٹے کی نسبت باپ کی طرف ہوتی ہے، سوائے اولادِ فاطمہ کے کہ ان کا باپ بھی میں ہی ہوں اور ان کا نسب بھی میں ہی ہوں۔

☆ میں تبلیغِ رسالت پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا مگر یہ کہ تم میرے قرابت داروں سے محبت کرو

امام فخرالدین رازی علیہ الرحمہ تفسیرِ کبیر میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آقا و مولیٰ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اور انصار نے دیکھا کہ سید عالم ﷺ کے ذمہ مصارف بہت ہیں اور مال کچھ بھی نہیں ہے تو انہوں نے بہت سا مال جمع کر کے بارگاہ نبوی ﷺ میں پیش کیا اور عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ کی بدولت ہمیں ہدایت ملی اور ہم نے گمراہی سے نجات پائی۔ یہ مال آپ کی نذر ہے، قبول فرمایئے۔ نبی پاک ﷺ نے وہ اموال واپس فرمادیئے اور فرمایا۔ میں تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر یہ کہ تم میرے قرابت داروں سے محبت کرو۔ اس پر قرآن مجید فرقان حمید کی یہ آیت نازل ہوئی۔

☆ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيهَا حُسْنًا

(سورۂ شوریٰ آیت 23)

ترجمہ: تم فرماؤ میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔ اور جو نیک کام کرے ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں۔

☆ امام احمد روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ کے قرابت دار کون ہیں؟ جن کی محبت ہم پر واجب ہے۔ فرمایا علی، فاطمہ اور ان کے بیٹے حسن اور حسین۔

سب سے پہلے جنت میں اہلبیت داخل ہوں گے

☆ طبرانی معجم الکبیر حدیث 950: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: سرکار ﷺ نے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ بے شک پہلے چار اشخاص جو جنت میں داخل ہوں گے، وہ میں، تم، حسن اور حسین ہوں گے اور ہماری اولاد ہمارے پیچھے ہوگی (یعنی ہمارے بعد وہ داخل ہوگی) اور ہماری بیویاں ہماری اولاد کے پیچھے ہوں گی (یعنی ان کے بعد جنت میں داخل ہوں گی) اور ہمارے چاہنے والے ہماری دائیں جانب اور بائیں جانب ہوں گے۔

اہلبیت سے بھلائی کا بدلہ رسول اللہ ﷺ عطا فرمائینگے

☆ طبرانی معجم الاوسط حدیث 1446: حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اولاد عبدالمطلب میں سے کسی کے ساتھ کوئی بھلائی کی اور وہ اس کا بدلہ اس دنیا میں نہ چکا سکا تو اس کا بدلہ چکانا کل (قیامت کے روز) میرے ذمہ ہے، جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا۔

اہلبیت کی محبت نجات کا پروانہ ہے

☆ امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ شفاء شریف میں نقل فرماتے ہیں۔ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا۔ آل محمد ﷺ کی محبت آگ سے نجات ہے۔ آل محمد ﷺ کی محبت پل صراط سے گزرنے کا اجازت نامہ ہے، آل محمد ﷺ کی دوستی عذاب سے امان کا پروانہ ہے۔

باغ جنت کے ہیں بہر مدح خوانِ اہلبیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلبیت

اپنی اولاد کو تین چیزیں سکھاؤ

☆ جامع الصغیر: مولیٰ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنی اولاد کو تین چیزیں

سکھاؤ۔ اپنے نبی کی محبت، اہلبیت کی محبت اور قرآن پڑھنا۔

محبتِ اہلبیت پر انعام

☆ دیلمی مسند الفردوس حدیث 135: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا میں درخت ہوں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اس کے پھل کی ابتدائی حالت ہے...... اور علی اس کے پھول کو منتقل کرنے والا، اور حسن وحسین رضی اللہ عنہما اس درخت کا پھل ہیں اور اہلبیت سے محبت کرنے والے اس درخت کے اوراق ہیں۔ وہ یقینا یقینا جنت میں (داخل ہونے والے) ہیں۔

☆ دیلمی فی مسند الفردوس حدیث 1385 حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا بے شک میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ رکھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کے چاہنے والوں کو آگ سے بچالیا ہے۔

اہلبیت کی محبت ایمان کی نشانی

☆ طبرانی معجم الکبیر حدیث 6416: حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ اس وقت تک

مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی محبوب تر نہ ہوجاؤں اور میرے اہلبیت اسے اس کے اہل خانہ سے محبوب تر نہ ہوجاؤں اور میری اولاد اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر محبوب نہ ہوجائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے محبوب تر نہ ہوجائے۔

عشقِ اہلبیت میں مرنے والے کے لئے جنت

☆ دیلمی فی مسند الفردوس حدیث 2721: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا اہلبیت کی ایک دن کی محبت پورے سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جو اسی محبت پر فوت ہوا، وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

اہلبیت سے محبت کرنے والے خوش نصیب ہیں

☆ دیلمی فی مسند الفردوس حدیث 2974: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً راویت ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کسی کو نصیب ہوجائیں تو وہ آخرت کے عمل کا تارک نہیں ہوسکتا (اور وہ پانچ چیزیں یہ ہیں) نیک بیوی، نیک اولاد، لوگوں کے ساتھ حسن معاشرت، اور اپنے ملک میں روزگار اور آل محمد ﷺ کی محبت۔

سادات کی مدد کرنے والے کے لئے شفاعت

☆ کنز العمال حدیث 34180: حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: چار اشخاص ایسے ہیں قیامت کے روز جن کے لئے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا (اور وہ یہ ہیں) میری اولاد کی عزت وتکریم کرنے والا، اوران کی حاجات کو پورا کرنے والا اوران کے معاملات کے لئے تگ ودو کرنے والا جب وہ مجبور ہوکراس کے پاس آئیں اوردل وجان سے ان سے محبت کرنے والا۔

اہلبیت سے بغض رکھنے والے جہنمی ہیں

☆ طبرانی فی معجم الاوسط حدیث 4002: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سرکار ﷺ ہم سے مخاطب ہوئے، پس میں نے آپ کوفرماتے ہوئے سنا اے لوگو! جو ہمارے اہلبیت سے بغض رکھتا ہے۔ اللہ اسے روز قیامت یہودیوں کے ساتھ جمع کرے گا تو میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! اگر وہ نماز، روزہ کا پابند ہی کیوں نہ ہواوراپنے آپ کومسلمان گمان ہی کیوں نہ کرتا ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا (ہاں) اگرچہ وہ روزہ اورنماز کا پابند ہی کیوں نہ ہواورخودکومسلمان تصور کرتا ہو۔

☆ امام طبرانی، اور امام حاکم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان مقیم ہو، صوم وصلوٰۃ کا پابند ہو اور اس حالت میں مرے کہ میرے اہلبیت سے بغض رکھتا ہو تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

اہلبیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنت اللہ علیکم دشمنان اہلبیت

صحابہ واہلبیت رضوان اللہ علیہم اجمعین آپس میں محبت

ایک عرصہ سے بعض شر پسند اُمّت مسلمہ میں تفرقہ ڈالنے کی بھرپور کوشش میں سرگرم عمل ہیں۔ اس ناپاک ارادے کی تکمیل کے لئے من گھڑت باتیں پھیلانا شروع کیں۔ ان باتوں میں سے ایک من گھڑت یہ بھی ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اہلبیت اطہار علیہم الرضوان میں آپس میں رنجشیں اور نفرتیں تھیں۔ ایسی من گھڑت بات پھیلا کر وہ مسلمانوں کے دلوں سے عظمت صحابہ کم کرنے کی ناکام کوششوں میں لگے ہیں۔ اگر سیرت کی کتابوں کا تعصب کی عینک اتار کر مطالعہ کریں تو یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان خصوصا صدیق اکبر، فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ عنہما اور اہلبیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مابین بہت محبتیں تھیں۔ ایک دوسرے کی عزت، احترام بڑھ

چڑھ کر کرتے تھے۔ آج سیرت کی کتب میں ان کی شاندار مثالیں موجود ہیں۔ آیئے ہم ان میں سے کچھ ایسی باتیں آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جنہیں سن کر آپ یہ کہہ اٹھیں گے کہ واقعی ایسی محبتوں کی مثال نہیں ملتی جو صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کے مابین تھیں۔

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی آپس میں محبت

صواعق المحرقہ صفحہ نمبر 269 پر امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ علامہ ابن عبدالبر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ ابا جان! آپ اکثر محفل میں مولا علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ کو کیوں تکتے رہتے ہیں۔ یہ سن کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سرورِ کونین ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے۔

ہمارا سوال

اگر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دل میں مولا علی رضی اللہ عنہ کی عداوت ہوتی تو کیا وہ اس روایت کو بیان فرماتیں؟

اور اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دل میں مولا علی رضی اللہ عنہ کے لئے عداوت ہوتی تو کیا وہ مجلس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ کو تکتے رہتے؟ ہرگز نہیں! لہٰذا ثابت ہوا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت تھی، عداوت نہیں تھی۔

☆ تاریخ الخلفاء میں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ میں نے خطبہ میں آپ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اے اللہ! ہم کو ویسی ہی صلاحیت عطا فرما، جیسی تو نے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کو عطا فرمائی تھی۔ از راہ کرم آپ مجھے ان ہدایات یافتہ خلفائے راشدین کے نام بتا دیں۔ یہ سن کر مولا علی رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا۔

وہ میرے دوست ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ ان میں سے ہر ایک ہدایت کا امام اور شیخ الاسلام تھا۔ سرکار ﷺ کے بعد وہ دونوں قریش کے مقتدیٰ تھے۔ جس شخص نے ان کی پیروی کی، وہ اللہ تعالیٰ کی جماعت میں داخل ہو گیا۔

☆ صواعق المحرقہ صفحہ نمبر 269 پر ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ سرکار ﷺ اپنے صحابہ کے درمیان مسجد میں تشریف فرما تھے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ آئے اور سلام کر کے کھڑے ہو گئے۔ سرکار ﷺ منتظر رہے کہ دیکھیں،

کون ان کے لئے جگہ بناتا ہے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی دائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے۔آپ اپنی جگہ سے اٹھ گئے اور فرمایا۔اے ابوالحسن! یہاں تشریف لے آیئے۔

مولاعلی رضی اللہ عنہ،سرکار ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان بیٹھ گئے۔اس پر آقا ﷺ کے چہرۂ نور پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے اور فرمایا۔اہل فضل کی فضیلت کو صاحبِ فضل ہی جانتا ہے۔

☆ الریاض النضرۃ فی مناقب العشرہ جلد 2 صفحہ نمبر 155: قیس ابن ابی حازم روایت ہے کہ ایک دن حضرت ابوبکر،حضرت مولاعلی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگے۔مولیٰ علی نے پوچھا۔آپ کیوں مسکرارہے ہیں؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ پل صراط پر سلامتی سے وہی گزرے گا جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ پروانہ دیں گے۔یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ آقا ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اے علی رضی اللہ عنہ پروانہ صرف اسی کو دینا جس کے دل میں ابوبکر کی محبت ہو۔

☆ تاریخ الخلفاء صفحہ نمبر 100 پر ہے: مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ایک دن مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے نرغہ میں لے لیا۔وہ آپ کو گھسیٹ

رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ تم وہی ہو جو کہتا ہے کہ ایک خدا ہے...... خدا کی قسم! کسی کو ان مشرکین سے مقابلہ کی جرأت نہیں ہوئی۔ سوائے ابوبکر کے۔ وہ آگے بڑھے اور مشرکین کو مار مار کر اور دھکے دے دے کر ہٹاتے جاتے اور فرماتے جاتے، تم پر افسوس ہے کہ تم ایسے شخص کو ایذا پہنچا رہے ہو، جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب صرف اللہ ہے۔

یہ فرما کر مولیٰ علی رضی اللہ عنہ اتنا روئے کہ آپ کی داڑھی تر ہوگئی۔ پھر فرمایا اے لوگو! یہ بتاؤ کہ آلِ فرعون کا مومن اچھا تھا یا ابوبکر اچھے تھے؟

لوگ یہ سن کر خاموش رہے تو مولیٰ نے پھر فرمایا لوگو! جواب کیوں نہیں دیتے۔ خدا کی قسم! ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زندگی کا ایک لمحہ آلِ فرعون کے مومن کی ہزار ساعتوں سے بہتر اور برتر ہے کیونکہ وہ لوگ اپنا ایمان ڈر کی وجہ سے چھپاتے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایمان کا اظہار علی الاعلان کیا۔

☆ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ تاریخ الخلفاء میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا اور وہ صرف ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے تھے۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر بے ساختہ میری زبان سے نکلا۔ کوئی صحیفہ والا اللہ تعالیٰ کو اتنا محبوب نہیں جتنا یہ کپڑا اوڑھنے والا رب تعالیٰ کو محبوب ہے۔

حدیث شریف = حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ نے جواب دیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ (بخاری شریف حدیث نمبر 3671)

حدیث: طبرانی معجم الاوسط حدیث 3920: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مولیٰ علی کے گھر میں داخل ہوا۔ میں نے عرض کی۔ اے رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل شخص! تو آپ نے فرمایا۔ اے ابو جحیفہ! کیا تجھے بتاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ، اے ابو جحیفہ! تجھ پر افسوس ہے، میری محبت اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دشمنی کسی مومن کے دل میں جمع نہیں ہوسکتی اور نہ میری دشمنی اور ابوبکر و عمر کی محبت کسی مومن کے دل میں جمع ہوسکتی ہے۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں محبت

☆ کتاب ازالۃ الخفاء میں شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دور فاروقی میں مدائن کی فتح کے بعد

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں مال غنیمت جمع کر کے تقسیم کرنا شروع کیا۔ امام حسن رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہیں ایک ہزا درہم نذر کئے' آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو انہیں بھی پانچ سو درہم نذر کئے پھر امام حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہیں ایک ہزار درہم دیئے۔ انہوں نے عرض کی، اے امیر المومنین! جب میں عہد رسالت میں جہاد کیا کرتا تھا، اس وقت حسن وحسین بچے تھے اور گلیوں میں کھیلا کرتے تھے جبکہ آپ نے انہیں ہزار ہزار اور مجھے 500 درہم دیئے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم عمر کے بیٹے ہو جبکہ ان کے والد علی المرتضیٰ، والدہ فاطمۃ الزہرا، نانا سرکار ﷺ، نانی خدیجۃ الکبریٰ، چچا جعفر طیار، پھوپھی ام ہانی، ماموں ابراہیم بن رسول اللہ، خالہ رقیہ وام کلثوم وزینب۔ اگر تمہیں ایسی فضیلت ملتی تو تم ہزار درہم کا مطالبہ کرتے۔ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

جب اس واقعہ کی خبر مولا علی رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو انہوں نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ عمر اہل جنت کے چراغ ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد، حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچا تو آپ بعض صحابہ کے ہمراہ مولیٰ علی کے گھر تشریف لائے اور دریافت کیا۔ اے علی! کیا

تم نے سنا ہے کہ آقا ﷺ نے مجھے اہل جنت کا چراغ فرمایا ہے۔ مولیٰ نے فرمایا۔ ہاں میں نے خود سنا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے علی! میری خواہش ہے کہ آپ میرے لئے تحریر کر دیں۔ مولیٰ نے یہ حدیث لکھی۔

یہ وہ بات ہے جس کے ضامن علی ابن ابی طالب ہیں۔ عمر بن خطاب کے لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ان سے جبریل نے، ان سے رب تعالیٰ نے کہ۔

عمر بن خطاب اہل جنت کے چراغ ہیں

مولیٰ کی یہ تحریر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لے لی اور وصیت فرمائی کہ جب میرا وصال ہو تو یہ تحریر میرے کفن میں رکھ دینا۔ چنانچہ آپ کی شہادت کے بعد وہ تحریر آپ کے کفن میں رکھ دی گئی۔

☆ امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ صواعق المحرقہ میں نقل فرماتے ہیں کہ امام دارقطنی علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے کہ دو بدو کسی جھگڑے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کا فیصلہ کرنے کا حکم دیا۔ ان میں سے ایک بولا، یہ ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا؟ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا گریبان پکڑ لیا اور فرمایا۔ تیرا برا ہو، تجھے علم ہے کہ یہ کون

ہیں؟ یہ تیرے اور ہر مومن کے مولا ہیں اور جس کے یہ مولا نہیں، وہ مومن ہی نہیں۔

☆ تاریخ الخلفاء میں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں، جب تم صالحین کا ذکر کرو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فراموش نہ کرو۔

☆ امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ اپنی کتاب صواعق المحرقہ صفحہ نمبر 272 پر نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ امور سلطنت انجام دیتے وقت کسی سے بھی نہیں ملتے تھے۔ ایک دن آپ رضی اللہ عنہ امور سلطنت انجام دینے میں مصروف تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ملاقات کی غرض سے گئے۔ مگر آپ رضی اللہ عنہ نے ملنے کی اجازت نہ دی۔ اتفاق سے اسی وقت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بھی ملنے کے لئے تشریف لائے تھے مگر جب انہوں نے یہ دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو ملاقات کی اجازت نہیں دی، تو مجھے کیا دیں گے۔ یہ سوچ کر امام حسن رضی اللہ عنہ بغیر بتائے تشریف لے جانے لگے۔ خادم نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اس بات کی خبر دی کہ امام حسن رضی اللہ عنہ تشریف لائے تھے۔ یہ سن کر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے ان کے پیچھے تشریف لے گئے اور کہنے

لگے کہ صاحبزادے! آپ کیوں واپس لوٹ گئے۔ اپنے آنے کی اطلاع بھی نہیں دی۔ یہ سن کر امام حسن رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ جب میں نے یہ دیکھا کہ آپ نے اپنے بیٹے کو ملنے کی اجازت نہیں دی تو مجھے کیا اجازت دیں گے؟ یہ سوچ کر میں لوٹ گیا۔

یہ سن کر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔ وہ عمر کا بیٹا ہے اور آپ رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ہیں۔ اس لئے آپ اجازت کے زیادہ حقدار ہیں۔ عمر کو جو عزت ملی، وہ اللہ تعالیٰ کے بعد اس کے رسول ﷺ اور اہلبیت کے ذریعے ملی ہے۔

☆ سیدہ فاطمہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہن میں محبت

ترمذی شریف میں ہے کہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا جاتا ہے کہ لوگوں میں سے رسول پاک ﷺ کو سب سے زیادہ پیارا کون تھا؟ تو آپ فرماتی ہیں، فاطمہ رضی اللہ عنہا۔

پھر پوچھا جاتا ہے کہ مردوں میں سے کون زیادہ محبوب تھا؟ فرماتی ہیں، ان کے شوہر یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

بخاری شریف میں ہے کہ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا جاتا ہے کہ لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ پیارا کون تھا؟ آپ فرماتی ہیں،

عائشہ رضی اللہ عنہا۔

پھر پوچھا جاتا ہے کہ مردوں میں سے کون زیادہ محبوب تھا؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ان کے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ معلوم ہوا کہ صحابہ و اہلبیت رضوان اللہ علیہم اجمعین آپس میں بہت محبتیں اور الفتیں تھیں، اگر ان کے درمیان کوئی ذاتی رنجشیں ہوتیں تو کبھی ایک دوسرے کی فضیلتیں بیان نہ کرتے۔

☆ ائمہ اہلبیت کے دل میں شیخین رضی اللہ عنہما کی محبت

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر باقر رضی اللہ عنہ سے تلوار پر سونے کا دستہ چڑھانے کا پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار پر سونے کا دستہ چڑھایا تھا۔ میں نے عرض کی کہ آپ بھی انہیں ''صدیق'' کہتے ہیں؟ تو آپ فورا کھڑے ہوگئے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے فرمایا ہاں! میں بھی انہیں ''صدیق'' کہتا ہوں جو انہیں صدیق نہ کہے، دنیا وآخرت میں رب تعالیٰ اس کی بات کو سچی ثابت نہ کرے (ابن جوزی، دارقطنی، صواعق المحرقہ)

☆ دارقطنی، صواعق المحرقہ: حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جو شخص ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے اپنی بیزاری ظاہر

کرے۔ اللہ کی قسم! وہ اصل میں مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے اپنی بیزاری کا اظہار کرتا ہے۔

معلوم ہوا کہ ہمیں فتنہ پرستوں کی باتوں میں نہیں آنا چاہئے۔ اپنے سچے عقیدے پر ثابت قدم رہنا چاہئے۔ رب تعالیٰ ہم سب کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور ہر قسم کی گستاخی اور بے ادبی سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین